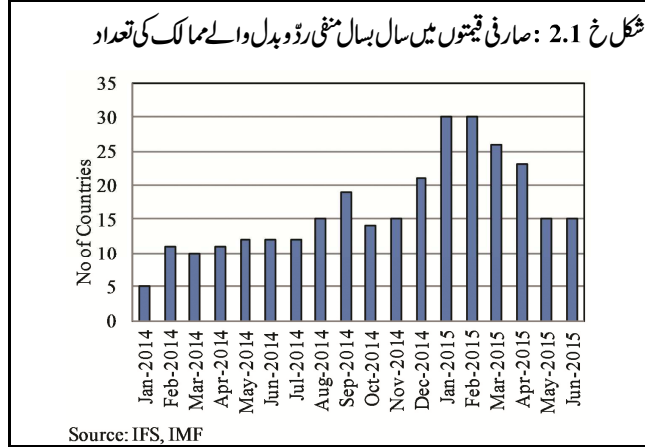


## خصوصی سیکشن 2: قیمتوں کی تقلیل کا ایک جائزہ



گرانی پر تشویش کا اظہار برسوں سے کیا جا رہا ہے اور اسے ایک معمول سمجھا گیا ہے تاہم قیمتوں کی تقلیل (deflation) بہت سے ملکوں کے لیے ایک اقتصادی مسئلہ بن کر سامنے آیا ہے۔ اشیاء اور خدمات کی قیمتوں میں عمومی گراؤ کو ”قیمتوں کی تقلیل“ کہا جاتا ہے۔ آئی ایم ایف نے 2003ء میں اس کی تشریح یوں کی تھی ”یہ قیمتوں کے کسی مجموعی پیمانے میں مستحکم کمی ہے جو صارف اشاریہ قیمت بھی ہو سکتا ہے یا جی ڈی پی کا تقریبی کنندہ بھی“۔<sup>1</sup> اس وقت گرانی کی شرح کئی ترقی یافتہ ملکوں میں بہت پست ہے، اور بعض معاشی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ یہ سلسلہ بالآخر اگلے چند ماہ میں قیمتوں کی تقلیل پر منتج ہوگا۔<sup>2,3</sup> یورو کا علاقہ خاص طور پر زبرد پذیر ہے، جون 2015ء کا سال بسال ڈیٹا بتاتا ہے کہ یورو کے علاقے کے 19 میں سے 8 ممالک میں گرانی لحاظ صارف اشاریہ قیمت صفر سے بھی کم ہے (شکل خ 2.1)۔<sup>4</sup>

### بکس خ 2.1: قیمتوں کی تقلیل کے ذرائع اور ان کے اثرات

قیمتوں کی تقلیل کا دو عارضی بھی ہو سکتا ہے اور مستقل بھی۔ قیمتوں کی تقلیل کا عارضی دباؤ طلب اور رسد دونوں کے عوامل کی طرف سے آسکتا ہے: مثال کے طور پر اگر کوئی ملک اپنا ملکی معاشی عدم توازن دور کرنے کی خاطر استحکام کے قلیل مدتی اقدامات کرتا ہے تو ممکن ہے کہ اس طرح قیمتیں کچھ مدت کے لیے کم ہو جائیں۔ اس طرح پیداوار بہت میں بہتری کی بنا پر رسد میں ہونے والا یکبارگی اضافہ بھی قیمتوں کو قلیل مدت میں گھٹا سکتا ہے (مثال کے طور پر بیجوں کی بلند یافت والی قسم ملے سے فصلوں کی پیداوار بڑھ سکتی ہے جس سے قیمتیں گھٹ جائیں گی)۔ جب قیمتوں کی تقلیل عارضی ہو تو یہ صارفین اور سرمایہ کاروں کے فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہوتی، چنانچہ معاشی کساد بازاری کے امکانات بھی پست ہوتے ہیں۔

جہاں تک قیمتوں کی تقلیل کا دباؤ مستقل رہنے کا سوال ہے تو یہ بھی طلب اور رسد کے عوامل کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے: مثال کے طور پر جن ممالک میں بحران کی جڑیں گہری ہوں ان ممالک میں معیشت کا بحال ہونا عام طور پر دشوار ہوتا ہے کیونکہ بحران ان کے سرمایہ کاروں اور صارفین کے اعتماد کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ ایسی صورت حال میں طلب بڑھانے والے مالیاتی اور زرعی اقدامات معیشت کو پست اخراجات سے نکالنے میں اکثر ناکام رہتے ہیں۔ رسد کے عوامل بھی طویل مدت تک برقرار رہ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ٹیکنالوجی میں آنے والی کوئی بہتری جو رسد کو طویل مدت تک کے لیے آگے بڑھا دے۔ امریکہ میں شیل کا انقلاب اس کی عمدہ مثال ہے۔ قیمتوں کی تقلیل کا مستقل دباؤ صارفین کے ان احساسات کا حصہ بن جاتا ہے کہ قیمتیں مزید گریں گی، چنانچہ صارفین صرف سے متعلق اپنے فیصلے ملتوی کرنے میں جس کے نتیجے میں بالآخر قیمتوں کی تقلیل کا چکر شروع ہو جاتا ہے۔ امریکہ میں 1929ء تا 1933ء کی عظیم کساد بازاری، جاپان میں 1990ء تا 2006ء کی کساد بازاری، اور ایشیا کے مالی بحران 1998ء تا 2004ء کے بعد بانگ کا ملک کی کساد بازاری قیمتوں کی طویل مدتی تقلیل کی مثالیں ہیں۔

قیمتوں کی عارضی اور مستقل دونوں طرح کی تقلیل کے اثرات معیشت کے مختلف شعبوں کے لیے مختلف ہوں گے۔ مثال کے طور پر بالواسطہ ٹیکس حاصل اور نامید جی ڈی پی کم ہو سکتی ہے، کاروباری اداروں کو فروخت سے ہونے والی آمدنی میں کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تاہم اگر قیمتوں کی تقلیل جاری رہتی ہے تو معیشت کے تمام عوامل کا رویہ بدل جاتا ہے، مثلاً صارفین اپنی خریداری کے فیصلے ملتوی کرنے لگیں گے، حکومتیں ٹیکس وصولی کے دوسرے طریقے تلاش کر لیں گی (جیسے شرحیں بڑھا کر)، کاروباری ادارے اپنے ملازمین کی چھٹی کریں گے، کیونکہ نامید اجرتیں عموماً مستقل ہوتی ہیں اور اگر پیداوار کی گرتی ہوئی قیمتوں کے نتیجے میں حقیقی اجرتیں بڑھیں تو فرمیں عموماً اپنی افرادی قوت کم کر دیتی ہیں۔

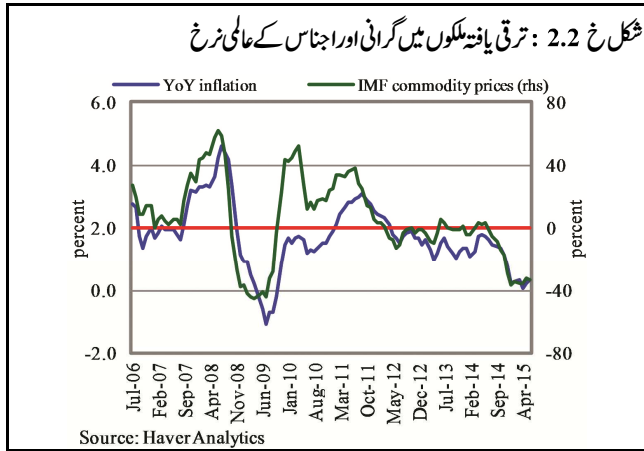
<sup>1</sup> ”ایک دوسرے ممالک کی قیمتوں میں کمی، اگرچہ تکنیکی لحاظ سے قیمتوں کی تقلیل ہے، تاہم پریشان کن نہیں۔ البتہ قیمتوں کی تقلیل خواہ معمولی ہو لیکن مسلسل ہو تو تشویشناک ہو سکتی ہے، کیونکہ اقتصادی بے یقینی کا سبب بن سکتی ہے، وسائل کی تخصیص کو بگاڑ سکتی ہے، تقسیمی نتائج کا سبب بن سکتی ہے، اور معمول سے پست نمو پر منتج ہو سکتی ہے“۔ ماخذ: قیمتوں کی تقلیل: تین کنندگان، خطرات، اور پالیسی امکانات: ایک بین الشعبہ جاتی ٹاسک فورس کے مشاہدات، آئی ایم ایف او کیو بی پی پیپر (2003ء)

<sup>2</sup> <http://www.bloombergview.com/articles/2015-02-17/enjoy-cheap-oil-fear-the-deflation>

<sup>3</sup> جنوری تا جون 2015ء کے دوران امریکہ، یورو خطے، جاپان اور چین میں اوسط گرانے سال بسال بنیاد پر 2 فیصد سے کم رہی۔ خاص طور پر یورو خطے کی گرانی نومبر 2011ء سے متواتر گری رہی ہے۔

<sup>4</sup> یہ ممالک قبرص، اسٹونیا، لیتھنیا، یونان، آئرلینڈ، لیتھوینیا، جمہوریہ سلوواک، سلوینیائی ہیں۔

<sup>5</sup> وہ 79 ممالک یہ ہیں: امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، آسٹریلیا، ڈنمارک، فرانس، جرمنی، اٹلی، کسمیرگ، نیدرلینڈز، ناروے، سوئیڈن، سوئزرلینڈ، کینیڈا، جاپان، یورو خطہ، فن لینڈ، یونان، آئس لینڈ، آئرلینڈ، مالٹا، پرتگال، اسپین، ترکی، بولیویا، برازیل، چلی، کولمبیا، کوسٹاریکا، جمہوریہ ڈومینیکن، ایکواڈور، ایل سلواڈور، گوئٹے مالا، ہیٹی، ہونڈوراس، میکسیکو، نکاراگوا، پاناما، پیراگوئے، یوراگوئے، جیکوا، قبرص، اسرائیل، اردن، لبنان، مصر، سری لنکا، انڈونیشیا، کوریا، ملائیشیا، پاکستان، فلپائن، تھائی لینڈ، انگولا، کابوورڈی، گھانا، نائیجیریا، روانڈا، سیشلز، سینیگال، تنزانیہ، تیونس، یوگنڈا، زیمبیا، فجی، البانیہ، قازقستان، بلغاریہ، چین، جمہوریہ چیک، جمہوریہ سلوواک، اسٹونیا، لٹویا، سربیا، ہنگری، لیتھوینیا، کروئیشیا، سلوینیائی، مقدونیہ۔

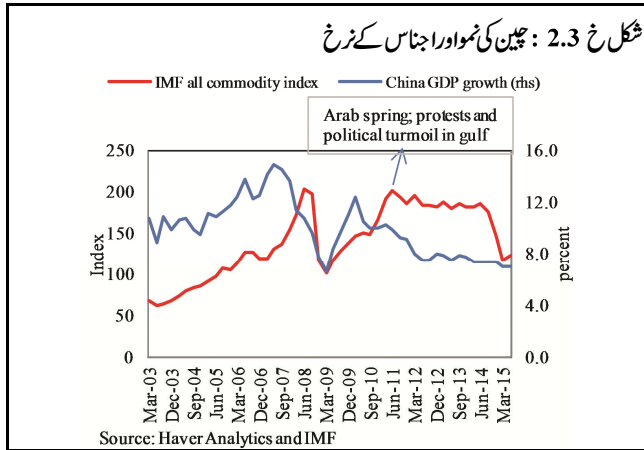


اس سیکشن میں ہم مختلف ملکوں میں پست گرانی کے پس پردہ اسباب کا تجزیہ کریں گے، یہ دیکھیں گے کہ مختلف مرکزی بینک اس پر کیا اقدام کر رہے ہیں، اور وہ کون سے مسائل ہیں جو قیمتوں کی تقلیل کا دباؤ پاکستان کی طرف منتقل کرے گا۔

یہ سلسلہ ترقی یافتہ ملکوں میں مالی بحران

(2009-11ء) سے شروع ہوا

عام طریقہ یہی رہا ہے کہ قیمتوں کی تقلیل کے دباؤ سے نمٹنے کے لیے نرم اقتصادی پالیسیاں اپنائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ، برطانیہ، یورو کے علاقے اور جاپان کی معیشتیں 2008-09ء کے عالمی مالی بحران کے دوران جب کساد بازاری رقیبتوں کی تقلیل کا شکار ہوئیں تو ان کے اہم پالیسی سازوں نے جارحانہ مالیاتی اور زری پالیسیاں اپنائیں۔ اکثر ملکوں میں یہ پالیسیاں کامیاب رہیں، وہاں اقتصادی سرگرمیوں نے زور پکڑا، اور اگلے دو سال میں گرانی 2 فیصد کی مطلوبہ شرح سے آگے نکل گئی (شکل خ 2.2)۔ صرف جاپان کے معاملے میں ایسا نہیں ہوا، وہاں گرانی صفر کے آس پاس ہی رہی اور بعض اوقات منفی بھی ہو گئی۔<sup>6</sup> ترقی یافتہ ملکوں میں گرانی 2011ء تک بڑھ کر 2.7 فیصد ہو گئی تھی جو کہ 2009ء میں صرف 0.1 فیصد تھی۔<sup>7</sup>



چین میں سست روی 2011-13ء کے دوران قیمتوں کی تقلیل کا

سبب بنی

عالمی معیشت میں 2011-13ء کے دوران قیمتوں کی نمایاں تقلیل ہوئی کیونکہ چین میں ری ہیلمننگ نے اجناس کی عالمی مارکیٹ کو کمزور کر دیا۔<sup>8</sup> دراصل 2014ء میں چین کی معیشت کو صرف 7.3 فیصد نمو مل سکی جو قبل از بحران 2007ء میں عروج کے وقت کی نمو سے تقریباً نصف ہے (شکل خ 2.3)۔<sup>9</sup> مجموعی طلب، اور اہم اجناس جیسے دھات، تیل، کونکر وغیرہ کی قیمتوں پر اس کا نمایاں اثر پڑا۔

چین میں اقتصادی کمزوری کے کئی اسباب ہیں: (i) کارگر عمر والی آبادی میں حالیہ برسوں میں کمی،<sup>10</sup> (ii) گذشتہ چند برسوں میں حد سے زیادہ سرمایہ کاری، خصوصاً جائیداد، انفراسٹرکچر اور صنعتی شعبوں میں،<sup>11</sup> اور (iii) صحت عامہ اور ٹرانسپورٹ سسٹمز میں ناکارگر اربوں کی بنا پر صرف بڑھانے میں ناکامی۔<sup>12</sup>

<sup>6</sup> قدرتی طور پر جاپانی حکومت اس سے پریشان ہوئی اور مجبوراً اسے معیشت کو اٹھکھڑا کرنے کے لیے غیر معمولی مالیاتی اور زری اقدامات کرنے پڑے۔ جاپان سخت محنت کر کے 2013ء میں قیمتوں کی تقلیل کے دور سے نکل آیا اور اب وہ دوبارہ اس حالت میں جانے سے خود کو روک رہا ہے۔ گرانی 2014ء کے اوائل میں بظاہر بڑھنے لگی تاہم اس کی جزوی وجہ یلینکس میں اضافہ تھا۔

<sup>7</sup> ماخذ: ہیور اینالٹکس۔

<sup>8</sup> مجموعی عالمی درآمدات میں چین کا حصہ 10.4 فیصد ہے۔ (ماخذ: آئی ایم ایف ڈائریکشن آف ٹریڈ)۔

<sup>9</sup> چین کی معیشت نے 2007ء میں 14.1 فیصد شرح نمو حاصل کی تھی (ماخذ: ہیور اینالٹکس)۔

<sup>10</sup> چین کی کارگر عمر والی آبادی 2013ء میں 2.44 بلین کی سے 919.54 ملین رہ گئی۔ کارگر عمر والی آبادی 15 سے 59 سال عمر کے درمیان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے، ایسے لوگوں کا چین میں تناسب مجموعی آبادی میں 67.6 فیصد ہے (ماخذ: نیٹیل بیورو آف اسٹیسٹسٹکس، چین)۔

<sup>11</sup> عالمی بینک کے مطابق 2013ء میں چین میں سرمایہ کاری بڑھ کر اس کی پی ڈی ڈی کا 48 فیصد ہو گئی تھی۔

<sup>12</sup> چین میں پخت کی سطح نہایت بلند ہے (حالیہ برسوں میں تقریباً 50 فیصد سے زائد)۔

چین میں سست روی کے، عالمی معیشت کے لیے دواہم مضمرات ہیں: (i) اجناس (بیشتر خام مال) کے سب سے بڑے درآمد کنندہ ہونے کی حیثیت سے اس کی سست روی کوئلہ، تانبا، لوہے کی کچدھات اور دیگر دھاتوں کی پست قیمتوں کا سب سے بڑا سبب بنی، اور (ii) چین کی پست درآمدات کا ان ملکوں کی برآمدات پر براہ راست اثر پڑا جو اجناس پر بڑا انحصار کرتے ہیں جیسے برازیل، آسٹریلیا، چلی اور روس، جن کی برآمدی آمدنی گرنے سے انہیں مشکلات ہوئیں۔<sup>13</sup> وہ دوسرے ممالک بھی خطرے سے دوچار ہیں جو اشیاء سازی کا خام مال اور مشینری چین کو درآمد کرتے ہیں، ان میں جاپان، تائیوان، جنوبی کوریا، اور سنگا پور شامل ہیں۔ چنانچہ اپنی گرتی ہوئی برآمدی آمدنی کو سہارا دینے کے لیے ان ملکوں نے پست نرخوں پر اپنی اجناس پیش کرنی شروع کر دیں، ان کا یہ رویہ اجناس کے نرخوں میں گراوٹ کا رجحان لایا۔

#### جولائی 2014ء سے اجناس کی قیمتوں کی تقلیل: اجناس کی اضافی رسد

چین کی معیشت میں سست روی کی بنا پر بیشتر اجناس کی عالمی طلب ماند پڑ گئی تاہم رسد کی نموبلاروک ٹوک ہوتی رہی، اور بعض صورتوں میں بلند نرخوں پر ہوئی۔ مثال کے طور پر عالمی معیشت میں سست روی تیل کی عالمی طلب میں مؤثر طور پر حاصل ہو گئی چنانچہ 2014ء کے دوران یہ طلب صرف 1.3 فیصد بڑھی۔<sup>14</sup> یورپی ملکوں اور جاپان میں 2014ء کے دوران طلب درحقیقت کم ہوئی جبکہ ایشیائی ملکوں میں طلب خاصی پست ہو گئی۔<sup>15</sup> اس کے نتیجے میں جولائی 2014ء کے بعد سے تیل کی قیمتیں گرنے لگیں۔ یہ فطری امر ہوتا کہ گرتے ہوئے نرخوں کے جواب میں اوپیک پیداوار کم کر دیتا تاہم اس بار اوپیک نے اس کے برعکس فیصلہ کیا۔<sup>16</sup> بحیثیت مجموعی پیداوار کو جو ان ملکوں کا توں رکھا گیا جس کے سبب قیمتوں کی بحالی کی امیدیں دم توڑ گئیں۔ قیمتوں پر کمی کے لیے باؤ اس وقت مزید بڑھ گیا جب امریکہ میں شیل سے نکلنے والے تیل کی پیداوار بڑھادی گئی، اور خصوصاً جاپان میں متبادل ایندھن کے اثرات بڑھنے لگے۔

اسی طرح فولاد کی منڈی میں رسد کے مقابلے میں طلب نسبتاً سست روی سے بڑھی۔ اس کا سبب یہ تھا کہ چین فولاد کی عالمی منڈی میں پوری طرح چھایا ہوا تھا اور اس کا اندرون ملک استعمال پست رہا تھا۔ چین کے پاس گنجائشیں کافی تھیں جن سے اسے فولاد درآمد کرنے والے دوسرے ملکوں مثلاً بھارت میں اپنا اثر پیدا کرنے کا موقع ملا۔ یہی کوئلے کا معاملہ تھا، اس کی بھی طلب گر گئی ہے کیونکہ چین کاربن کے اخراج کو کم کرنے کی خاطر کوئلے کا استعمال گھٹا رہا ہے۔ تاہم انڈونیشیا اور آسٹریلیا سے رسد برابر بڑھ رہی ہے، جس کی ممکنہ وجہ یہ ہے کہ یہ ممالک کوئلے کے نرخ مزید گرنے کی توقع رکھتے ہیں۔<sup>17</sup>

#### عالمی ارتباط اور قیمتوں کی تقلیل کے اثرات

تیل کے نرخوں میں کمی، اور اجناس کی مجموعی منڈی میں سست روی کے باعث عالمی معیشت گرانی کی بہت پست شرحوں کی طرف مائل ہے۔ اس موقع پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ قیمتوں کی عالمی تقلیل کا خدشہ تمام ملکوں کے لیے یکساں ہے کیونکہ اس کا بنیادی سبب اجناس کے نرخوں میں (رسد پر ہلوسے) تیزی سے ہونے والی کمی ہے۔ اس بات سے قطع نظر، جن ملکوں میں ملکی طلب طاقتور ہے، مثلاً ناروے، نیدرلینڈز، اور ایشیا اور لاطینی امریکہ کے بہت سے ابھرتے ہوئے ممالک، انہیں قیمتوں کی تقلیل کا خطرہ نسبتاً کم ہے۔<sup>18</sup> دوسری انتہا پر یورو کے خطے کے قرضوں تلے دے ممالک ہیں جنہیں قیمتوں کی تقلیل کا شکار ہوئے ایک سال ہو گیا ہے، وہاں مالیاتی کفایت شعاری کے اقدامات نے ملکی طلب کو نہایت پست سطح پر پہنچا دیا ہے۔<sup>19</sup> معتدل سطح کی بات کی جائے تو بہت سے ترقی یافتہ ممالک ایسے ہیں جہاں کمزور ملکی طلب کے باعث گرانی کی سطح بہت پست ہے، جیسے بلجیم، فرانس، اٹلی اور جرمنی۔ یہ ممالک حالیہ مہینوں میں اجناس کی پست قیمتوں کی بنا پر بعض اوقات قیمتوں کی تقلیل کا شکار رہو رہے ہیں۔<sup>20</sup>

13 مثال کے طور پر آسٹریلیا، برازیل اور چلی کو عالمی مالی بحران سے قبل کی مدت میں تھوڑے تھوڑے دورانیے کی نموبل رہی تھی کیونکہ چین کی طلب اس وقت غیر معمولی طاقتور تھی۔

14 گذشتہ پانچ سال میں تیل کی طلب اوسطاً 1.7 فیصد کی رفتار سے بڑھی تھی (ماخذ: انٹرنیشنل انرجی ایجنسی)۔

15 تیل کی عالمی طلب میں یورپ کا حصہ 13 فیصد ہے جبکہ متبادل ایندھن کا استعمال جاپان میں مقبول ہو رہا ہے، کیونکہ وہ تیل پر انحصار کم کرنے کے لیے کوشاں ہے (ماخذ: انرجی آؤٹ لک فار 2030، انجینیئرنگ ریسرچ، جاپان)۔

16 ستمبر 2014ء میں ویانا میں اوپیک کا اجلاس اگلے چھ ماہ کے دوران تیل کی پیداوار طے کرنے کے لیے منعقد ہوا۔ ایران اور ویتنامیلا پیداوار گھٹانے کے حق میں تھے، جبکہ سعودی عرب اور روس منڈی میں اوپیک کا حصہ برقرار رکھنا چاہتے تھے۔

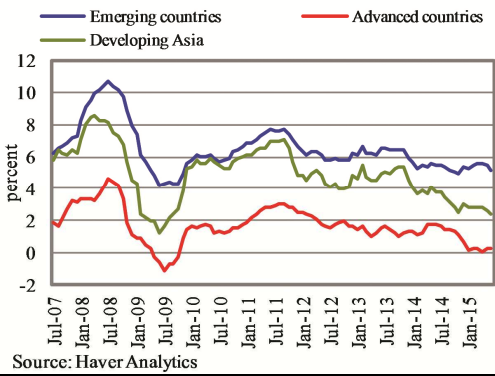
17 کوئلے کی عالمی برآمدات میں انڈونیشیا اور آسٹریلیا کا مشترکہ حصہ 55 فیصد ہے (ماخذ: انٹرنیشنل ٹریڈ سینٹر)۔

18 جنوری تا جون 2015ء کے دوران ابھرتی ہوئی معیشتوں کی سال بسال اوسط گرانی 5.5 فیصد پر برقرار ہے جبکہ ترقی پذیر ایشیائی ملکوں میں یہ شرح 2.7 فیصد ہے (ماخذ: ہیپورائٹیکس)۔

19 یونان، پرتگال، آئرلینڈ، اسپین اور قبرص بالترتیب گذشتہ 12، 6، 7، 11 اور 12 ماہ سے قیمتوں کی تقلیل کا شکار ہیں۔ عالمی مالی بحران کے بعد کی مدت میں ان ملکوں میں قرضے کے استحکام کے حوالے سے سنگین مسائل اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

20 بلجیم اور اطالی میں گذشتہ بارہ ماہ سے 6 ماہ کے دوران سال بسال بنیاد پر قیمتوں کی تقلیل ہوئی جبکہ فرانس اور جرمنی میں گذشتہ بارہ ماہ سے بالترتیب 3 اور ایک ماہ کے دوران سال بسال بنیاد پر قیمتوں کی تقلیل ہوئی۔

شکل 2.4: ترقی یافتہ ملکوں، ابھرتے ہوئے ملکوں اور ترقی پذیر ایشیائی گرائی



تاہم، اجناس کے نرخوں کا موجودہ رجحان برقرار رہا تو ان ملکوں کے لیے جہاں فی الحال پست (لیکن مثبت) گرائی ہے، قیمتوں کی تقلیل میں چلے جانے کا خطرہ منڈلا رہا ہے، اور جو مالک منفی گرائی میں جا چکے ہیں ان کے قیمتوں کی تقلیل کے چکر میں پھنس جانے کا خطرہ موجود ہے۔ دو عوامل اس تجربے کی بنیاد ہیں:

(i) تجارتی ارتباط کی بنا پر قیمتوں کی تقلیل ملکوں ملکوں پھیل سکتی ہے۔ یہ خطرہ یورو خطے کے غیر رکن ملکوں میں پہلے ہی ایک حقیقت بن چکا ہے جہاں قیمتوں کی تقلیل یورو کے رکن ملکوں سے درآمد ہوتی ہے۔<sup>21</sup> واضح رہے کہ اس وقت گرائی امریکہ، جاپان، اور جرمنی میں پریشان کن حد تک پست ہے اور یہ ممالک دنیا کی مجموعی برآمدات کا تقریباً 20 فیصد برآمد کرتے ہیں۔<sup>22</sup> اگر قیمتوں کی تقلیل برقرار رہی تو یہ ممالک گہرے اثرات پھیلانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں، اور

(ii) ابھرتے ہوئے ملکوں مثلاً چین، کوریا، تائیوان اور بھارت میں کرنسی انتظام بھی اثرات کے اس پھیلاؤ کا ایک سبب بن سکتا ہے۔ فی الحال ان ملکوں کو قیمتوں کی تقلیل کا سامنا نہیں ہے لیکن اپنی کرنسیوں کی قدر کم کر کے یہ ممالک دوسرے ملکوں کو قیمتوں کی تقلیل برآمد کر رہے ہیں۔

چنانچہ ہر ملک کے لیے اس کے اپنے عوامل اہم ہوتے ہیں، تاہم اجناس کے عالمی نرخ مستقبل میں بھی صارفین نرخوں کے رجحانات پر اثر انداز ہوتے رہیں گے۔

#### اجناس کا عالمی منظر نامہ

اجناس کا عالمی منظر نامہ چھ عوامل پر منحصر ہوتا ہے:

(i) چین کی صورت حال امید افزا نہیں ہے: جی ڈی پی کی نمو پستی کی طرف مائل ہے، جائیداد کے نرخ متواتر گر رہے ہیں، برآمدات بھی رو بہ زوال ہیں، اور جون 2015ء سے تین ماہ کے دوران اسٹاکس پانچ مواقع پر گر چکے ہیں جس سے قدر میں 43 فیصد کمی آئی۔ پیپلز بینک آف چائنا گذشتہ بارہ ماہ کے دوران شرح سود میں تین بار کمی کر چکا ہے، اور معیشت کو ہمیز دینے کے لیے یوآن کی بھی مالیت کم کر چکا ہے، تاہم اگر یہ کمزوری برقرار رہتی ہے تو بحیثیت مجموعی عالمی اقتصادی نمو پر نمایاں اثر ڈالے گی،<sup>23</sup>

(ii) تیل کے نرخوں میں بحالی: یہ بحالی اس پر منحصر ہے کہ منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے کی خاطر اوپیک نقصان برداشت کرنے کو کس حد تک تیار ہے۔ یاد رہے کہ اگر ایران پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں تو تخمینہ ہے کہ تیل کی عالمی منڈی میں یومیہ پانچ لاکھ بیرل کا اضافہ ہو جائے گا۔<sup>24</sup> خام تیل کے بارے میں انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن اور آئی ایم ایف کی تازہ ترین پیش گوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ نرخ 2015ء اور 2016ء کی پوری مدت کے دوران موجودہ سطح پر برقرار رہیں گے (جدول رخ 2.1)۔<sup>25</sup> تاہم یہ امکانات حالیہ مہینوں میں بڑھ گئے ہیں کہ تیل کے نرخ اگلے بارہ ماہ کے دوران 30 ڈالر فی بیرل سے بھی نیچے چلے جائیں۔<sup>26</sup>

21 آئی ایم ایف (2015ء) بتاتا ہے کہ جو مالک یورو خطے کے رکن نہیں ہیں، جیسے جمہوریہ چیک، پولینڈ، سویڈن اور سوشلزمینڈ، وہاں یورو خطے کی پست گرائی کے اثرات، تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی، اور نامیہ نو شرح مبادلہ میں تغیرات ارزانی کے اہم محرکات رہے ہیں۔ اسی طرح ایوسیٹوف اور پوڈ پیرا (2014) نے ایک پینل میں تخمینہ لگایا کہ یورو خطے میں حالیہ پست گرائی کے علاوہ اجناس کی گرتی ہوئی قیمتوں کے اثرات غیر یورو خطے کے ان تجارتی شریک ملکوں تک پہنچ چکے ہیں جو یورو سے منسلک ہیں۔ جن ملکوں کی شرح مبادلہ کا نظام زیادہ سخت ہے اور جن کی ملکی طلب میں بیرونی قدر اضافی کا حصہ نسبتاً بلند ہے وہ زیادہ متاثر ہوئے ہیں (ماخذ: آئی ایم ایف 2015ء)۔ (1) ماخذات: (1) گرائی پر مختلف ملکوں کی رپورٹ، جولائی 2015ء، (2) ایوسیٹوف پی، اور پوڈ پیرا (2014)۔ (3) کیا غیر یورو خطے کے یورپی یونین ممالک پست گرائی یورو خطے سے درآمد کر رہے ہیں؟ آئی ایم ایف ورکنگ پیپر، نمبر ڈبلیو/14-191۔

22 جنوری تا جون 2015ء کے دوران امریکہ، جرمنی اور جاپان میں سال بھال بنیاد پر اوسط گرائی بالترتیب 0.1 -، 0.25 اور 1.4 فیصد ہے (ماخذ: ہیپورائٹا لیکس)۔

23 عالمی بینک (2015ء) نے رائے دی ہے کہ چین میں صرف کاروباری سرمایہ کاری میں سست روی عالمی اقتصادی پیداوار سے 0.3 فیصد تا 0.5 فیصد کمی کا سبب بن سکتی ہے (ماخذ: گلوبل اکٹاک پراسپیکٹس، عالمی معیشت عبوری دور میں آئی بی آر ڈی/عالمی بینک (2015ء)۔

24 یہ تخمینہ اکانومسٹ 12 اگست 2015ء کے شمارے میں پیش کیے گئے ہیں۔

25 آئی ایم ایف کی 20 اگست 2015ء اور امریکی انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن کی 11 اگست 2015ء کی پیش گوئیاں۔

26 اجناس کے نرخوں کا منظر نامہ اور خطرات (آئی ایم ایف 12 اگست 2015ء)۔

جدول خ 2.1: آئی آئی اے اور آئی ایم ایف کی عام تیل کے بارے میں پیٹنگوٹی				
(ڈالر فی بیرل)	2013ء	2014ء	2015ء	2016ء
ڈبلیو آئی 1	97.98	93.17	49.62	54.42
برینٹ اسپاٹ اوسط 1	108.56	98.89	54.4	59.42
تیل کا نرخ 1	104.1	96.2	51.6	50.6
ماخذ: امریکی انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن اور آئی ایم ایف				
پ: پیٹنگوٹی				
1 امریکی انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن کی بیان کردہ قیمتیں				
2 برطانوی برینٹ، دبئی اور ڈبلیو آئی (آئی ایم ایف) کی اوسط اسپاٹ قیمت				

(iii) دوسری بنیادی اجناس 27 کے نرخ گذشتہ دو سال سے گرنے کا رجحان رکھتے ہیں، اور توقع ہے کہ 2015ء اور 2016ء میں بھی وہ دباؤ میں رہیں گے۔ اسی طرح دھات کی قیمتوں میں بھی اگلے دو سال کے دوران کسی بڑی تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔ 28

(iv) یورو کے خطے میں امکانات: یونان اور ٹرائیکا 29 کے درمیان معاہدے کے بعد یورو کا خط کافی مستحکم معلوم ہوتا ہے۔ تاہم یورپی مرکزی بینک نے خطے کی توقع سے کم ڈی ڈی پی نمو پر حال میں تشویش ظاہر کی ہے، اور اس کا بڑا سببی عامل ابھرتے ہوئے ملکوں میں سست روی کو قرار دیا ہے۔ سیلنس شیس میں ضروری مطابقتیں بھی کی جا رہی ہیں جس سے یورو کے خطے میں مجموعی نمو آگے نکل جائے گی۔ زیادہ اہم یہ ہے کہ یورپی مرکزی بینک کے چیئرمین دراگی نے پست کرنے والے دباؤ کے مقابلے کے لیے جاری مقداری نرمی (QE) بڑھانے تک کا اشارہ دے دیا ہے۔ ابھی تک مستقبل قریب میں گرانی میں بحالی متوقع نہیں ہے، جس کی عکاسی 3 سال سے زائد مدت میں بانڈ کی منفی یافتوں سے ہوتی ہے۔

(v) شرح سود پر فیڈرل ریزرو کا فیصلہ: چین اور دیگر ابھرتے ہوئے ملکوں میں تیز رفتار کساد بازاری کے خطرے نے فیڈرل ریزرو کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنے 28 اکتوبر 2015ء کے فیصلے میں شرح سود میں اضافے کو ملتوی کر دے۔ 30 اس کے باوجود بہت سے تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ فیڈرل ریزرو کو اپنی قوت کا تاثر دینے اور اپنے زری پالیسی فیصلوں میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے شرح سود بڑھانی ہوگی۔ آئی ایم ایف کے میشرشر کا توقع کرتے ہیں کہ 2015ء کے اگلے مہینوں میں 31 اقتصادی حالات شرح سود بڑھانے کے لیے مناسب ہوں گے، اور اگلا اجلاس وسط دسمبر میں ہونا ہے۔ اس کے بعد عالمی اسٹاکس اور کرنسیوں میں بڑے پیمانے کی مطابقت لائی جائے گی۔

(vi) کرنسی میں ردوبدل: چین کی جانب سے اپنی کرنسی کی قدر گرانے سے امریکہ، یورپی یونین اور دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں، قیمتوں کی درآمدی تقلیل کا احساس پہلے ہی پیدا ہو چکا ہے۔ واضح رہے کہ یوآن ایشیا کی کرنسی مارکیٹ میں استحکام لانے کا کردار ادا کرتا ہے، اگر اس کی قدر مزید گرے گی تو یہ پورے ایشیا میں کرنسیوں میں ہلچل مچا سکتا ہے۔

جدول خ 2.3: یہ بتاتی ہے کہ آئی ایم ایف کی رائے میں عالمی معیشت کہاں کھڑی ہوگی۔ بڑے ملکوں کے لیے خطرے کے بڑے بالائی زریروں میں عوامل کی بھی فہرست دی گئی ہے۔

پاکستان کا معاملہ

گرانی کے عالمی رجحانات سے پاکستان بھی محفوظ نہیں ہے۔ پاکستان میں تھوک اشاریہ قیمت مئی 2014ء سے کی کارحجان دکھا رہا ہے، اور اس کا سال بسال فرق دسمبر 2014ء سے متواتر نو گیارہ ماہ سے منفی حد میں ہے۔ یہ اشاریہ عالمی نرخوں سے قریب ہے، کیونکہ درآمدی اشیاء میں کافی زیادہ موجود ہیں۔ 32 تھوک اشاریہ قیمت میں کمی کے موجودہ رجحان میں اہم محرک تیل کے نرخ ہیں جن کی عکاسی ذرائع نقل و حمل اور ایندھن سے منسلک گروپ میں 8.1 فیصد کمی سے ہوتی ہے۔ 33 تاہم گرانی لمباظ صارف اشاریہ قیمت ستمبر 2014ء سے متواتر گرنے کے باوجود اب بھی مثبت ہے۔ 34 یہاں یہ یاد دہانی ضروری ہے کہ پاکستان میں قیمتوں کی تقلیل لمباظ صارف اشاریہ قیمت مئی 63ء سے اب تک دیکھنے میں نہیں آئی

27 بنیادی اجناس براہ راست زمین سے نکالی جاتی ہیں اور ان میں ایندھن، جواہرات اور معدنیات شامل ہیں۔

28 اجناس کے نرخوں کی وسط مدتی پیٹنگوٹی، آئی ایم ایف (20 اگست 2015ء)۔

29 ٹرائیکا سے مراد یورپی مرکزی بینک، یورپی کمیشن اور آئی ایم ایف ہیں۔

30 امریکہ میں شرح سود بڑھنے سے بہت سے ملکوں کا سرمایہ امریکہ کی طرف منتقل ہو سکتا ہے۔ بعض تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ چین فی الحال امریکی ٹریڈر کو اپنی تحویل میں رکھے ہوئے جس نے ان کمزورتی کی یافت پر بڑھنے کا

پہلے ہی دباؤ ڈالا ہوا ہے۔

31 ماخذ: سربراہ چین کی ایف او ایم سی پریس کانفرنس کے افتتاحی بیان کا متن، 17 ستمبر 2015ء۔

32 تھوک اشاریہ قیمت میں اس نوعیت کی اشیاء شامل ہیں: کانڈ برائے طباعت، کونڈ، موٹر اسپرٹ، ڈیزل، مٹی کا تیل، فرنس آئل، پگ آئرن، فولادی مصنوعات اور گاڑیوں کے لیے انجن وغیرہ۔

33 تھوک اشاریہ قیمت میں اس گروپ کا وزن 22.3 فیصد بنتا ہے جس سے تھوک اشاریہ قیمت میں گراوٹ کی وجہ سے چلتی ہے۔

34 صارف اشاریہ قیمت میں اشیاء کے ساتھ ساتھ خدمات بھی شامل ہیں، مثلاً ڈاکٹری فیس، کارمکنڈنگ کی فیس، اور بعض سرکاری ٹیکس مثلاً موٹر وہیکل ٹیکس۔ یہی وجہ ہے کہ تھوک اشاریہ قیمت سے، جس میں صرف اشیاء شامل ہوتی ہیں، نسبتاً وسیع اشاریہ ہے۔

ہے، اُس وقت بہتر رسد اور زرخوں کے ڈی کنٹرول کے باعث ملک میں عمومی قیمتیں پستی کی طرف چل گئی تھیں۔<sup>35</sup>

عام طور پر صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت میں رد و بدل ایک ساتھ ہوتا ہے،<sup>36</sup> تاہم جولائی 2014ء سے یہ دونوں اشاریے الگ ہونا شروع ہو گئے ہیں (شکل خ 2.5)۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تھوک اشاریہ قیمت کے مقابلے میں صارف اشاریہ قیمت میں درآمدی اشیا کم شامل ہوتی ہیں۔<sup>37</sup> مثبت گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی ایک اور وجہ یہ حقیقت ہو سکتی ہے کہ ملکی طلب مضبوط ہے، جس کی عکاسی اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ قوزی گرانی کے اظہار کے لیے 3 تا 4 فیصد کی حد میں ہیں۔<sup>38</sup>

مستقبل میں بھی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت صفر فیصد سے نیچے جانے کی توقع نہیں ہے، خواہ تھوک اشاریہ قیمت منفی حد ہی میں رہے۔<sup>39</sup> اس تجزیے کی بنیاد ان عوامل پر ہے:

(i) مجموعی ملکی طلب کے امکانات سرکاری انفراسٹرکچر کے طے شدہ اخراجات کی بنا پر حوصلہ افزا ہیں، نیز زری نرمی، ترسیلات زر کی نمو میں

جدول خ 2.2: ریاستی یا قیمتیں (30 جون 2015ء)			
ملک	شینہ	1 سالہ	3 سالہ
سوئیڈن	-1.00	-0.36	-0.12
سوئزرلینڈ	-0.75	-0.93	-0.89
ڈنمارک**	-0.75	-0.31	-0.29
فن لینڈ	-0.20	-0.23	-0.07
آسٹریا	-0.20	-0.16	-0.04
جرمنی	-0.20	-0.24	-0.20
بیلجیم	-0.20	-0.17	-0.02
فرانس	-0.20	-0.15	-0.05
اٹلی	-0.20	0.15	0.64
جاپان	0.01	-0.03	0.03
**** ریاست ہائے متحدہ	0.04	0.26	1.00
ماخذ: بلوہرگ: ڈیٹا بلوہرگ کی بی بی ایم، بی بی آئی اور جی جی آراسکر میز سے حاصل کردہ گز پر مبنی ہے۔ 1 سال اور 3 سال کی یا قیمتیں رواں (سیال) بارہ ماہی بلوں اور 3 سالہ بانڈ کی قیمتیں گز پر مبنی ہیں۔ * انٹر بینک شینر ریٹ کو ریاستی ڈیٹا شرح کی پر کسی کے طور پر لیا جاتا ہے۔ ** 7 روزہ ڈیٹا ریت کو شینر ڈیٹا ریت کے لیے پر کسی کے طور پر لیا جاتا ہے۔ *** 4 ڈیٹا ریت کی شرح کو شینر ڈیٹا ریت کی پر کسی کے طور پر لیا جاتا ہے۔			

جدول خ 2.3: بڑے ملکوں میں حقیقی جی ڈی پی (فیصد) اور گرانی					
	جولائی 2015ء کی ڈیٹا ایوی اوپ ڈیٹا پیش گوئی	بہتری کے امکانات			
		2016ء	2015ء	2014ء	2013ء
امریکہ		3.0	2.5	2.4	2.2
		[1.5]	[0.1]	[1.6]	[1.5]
یورو خطہ		1.7	1.5	0.8	-0.4
		[1.3]	[-0.1]	[0.4]	[1.4]
جاپان		1.2	0.8	-0.1	1.6
		[0.9]	[1.0]	[2.7]	[0.4]
چین		6.3	6.8	7.4	7.7
		[1.5]	[1.2]	[2.0]	[2.6]
گرانی کی شرحیں [ ] میں دی گئی ہیں۔					
ماخذ: عالمی اقتصادی منظر نامہ، اپریل 2015ء اور آئی ایم ایف کے جولائی 2015ء کے ڈیٹا ایوی اوپ ڈیٹا کی مدد سے مرتب کیا گیا۔					
4.5 کا ماخذ: یورپین آکنا ملک فورکاسٹ، ستمبر 2015ء، یورپین کمیشن					

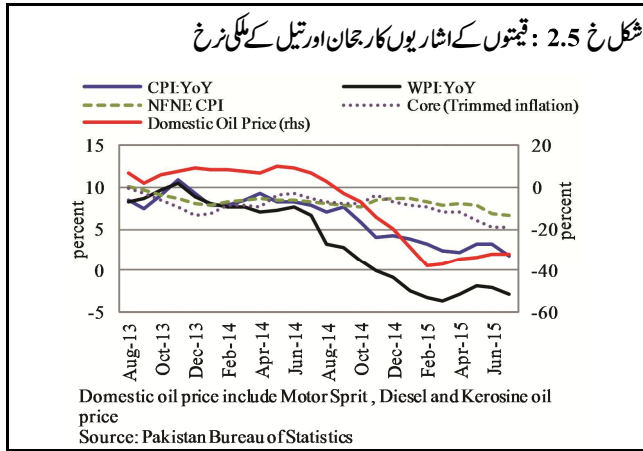
35 تفصیل کے لیے دیکھیے اقتصادی سروے برائے 1962-63ء، وزارت خزانہ۔

36 حامد اور حیدر (2011ء) نے صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت کے درمیان طویل مدتی، باہمی ارتباط والے تعلق کا پتہ چلایا اور معلوم کیا کہ ان دونوں اشاریوں میں طویل مدت کے دوران آپس میں ایک ربط پایا جاتا ہے اور وہ آگے چل کر ملوث ہوجاتے ہیں۔ قلیل مدت میں صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت کی حرکت میں آنے والے انحراف محض عبوری ہوتے ہیں (ماخذ: حامد، آر، این اور حیدر، کے (2011ء)۔ غیر متشاکل دھچکے اور قیمت کے اشاریوں کی باہم حرکات۔ ایس بی پی ورکنگ پیپر نمبر 38، فروری 2011ء)۔

37 تھوک اشاریہ قیمت کی بہت سی اشیا صارف اشاریہ قیمت میں شامل نہیں ہوتیں جیسے فرس آئل، کھاد، سینٹ فولاد/دھاتیں، شیش کی چادریں، لکڑی، وغیرہ۔

38 اگست 2015ء میں سال بھر کا اشاریہ گرانی 2.9 فیصد ہے جبکہ غیر غذائی غیر توانائی کے ضمن میں یہ 4.1 فیصد ہے۔

39 آئی بی اے۔ ایس بی پی کے اعتماد صارف سروے نے صارفین کی گرانی کی توقعات کی جو پیش کش کی اس کے مطابق ستمبر 2015ء میں 39.35 فیصد صارفین نے اگلے چھ ماہ کے دوران بحیثیت مجموعی قیمتوں میں اضافے کی توقع کا اظہار کیا جبکہ جولائی 2015ء میں یہ تناسب 42.28 فیصد تھا۔ اسی طرح، ستمبر 2015ء میں 4.52 فیصد صارفین نے اگلے چھ ماہ کے دوران بحیثیت مجموعی قیمتوں میں کمی کی توقع ظاہر کی جبکہ جولائی 2015ء میں یہ تناسب 2.51 فیصد تھا۔



مسلل اضافہ، ملک میں امن وامان میں بہتری، اور 2015-16ء کے بجٹ میں ترغیبات کی بنا پر تعمیرات کی صنعت میں تحریک سے بھی اسے مدد ملے گی،<sup>40</sup>

(ii) تیل کی بین الاقوامی قیمتیں اس وقت 49 ڈالر فی بیرل کے آس پاس ہیں۔ اس کی توقع نہیں کہ یہ قیمتیں اتنی تیزی سے گریں گی جتنی تیزی سے گزشتہ سال گری تھیں۔ اس کے علاوہ ان قیمتوں میں مزید کمی پاکستان کے عوام کو فائدہ محدود ہی رہے گا کیونکہ حکومت قیمتوں میں کمی کا کچھ حصہ پیٹرولیم مصنوعات پر سیلر ٹیکس بڑھا کر اپنے پاس رکھ رہی ہے،<sup>41</sup>

(iii) قیمتوں میں عمومی اضافے میں دو چیزیں کارفرما ہوں گی، م

س 16 میں بجلی کے نرخوں میں اضافہ اور نیلیم۔ جہلم سرچارج جیسے بعض سرچارج۔ اس کے نتیجے میں حکومت نے الیکٹرک کے نرخ برائے رہائشی صارفین کے مختلف مدارج 19 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کر دیے ہیں۔<sup>42</sup> اسی طرح کے اضافے بجلی کی تقسیم کار دوسری کمپنیوں پر بھی لاگو کیے گئے ہیں۔ نیز، ستمبر 2015ء میں مختلف شعبوں کے لیے گیس کے نرخ بھی بڑھا دیے گئے ہیں،<sup>43</sup>

(iv) اپریل 2015ء کے بعد سے گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی)<sup>44</sup> کی وصولی (جس کے تحت پیدا کنندگان بڑھی ہوئی لاگت کو صارفین کو منتقل کر دیں گے) مجموعی صارف اشاریہ قیمت کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرے گی،

(v) اشاریہ کر ایہ مکان گزشتہ سال 6.3 فیصد کی اوسط سے بڑھا، اور اس میں ہونے والے اضافے سے مجموعی صارف اشاریہ قیمت بھی بڑھ جائے گا،<sup>45</sup> اور

(vi) اس بات کا خدشہ بہت کم ہے کہ پاکستان صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں اپنے تجارتی شرکا سے پست گرانی درآمد کر لے کیونکہ پاکستانی روپیہ اپنے بڑے تجارتی شرکا یعنی امریکہ اور چین کے مقابلے میں کم و بیش مستحکم رہا۔<sup>46</sup> پاکستانی روپے کی قدر جولائی اور نومبر 2015ء کے پہلے ہفتے کے چینی یوان اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں بالترتیب 1.2 اور 3.5 فیصد گری ہے۔<sup>47</sup> قدر میں کمی گرانی کی توقعات کو بڑھاوا دے گی کیونکہ فرموں کے نزدیک قیمتوں کے تعین میں اسے ایک اہم عامل سمجھا جاتا ہے۔

40 بلڈرز پر کم از کم ٹیکس کو 2018ء تک معطل کر دیا گیا ہے، اور تعمیراتی مشینری کی درآمد پر کسٹمز یوٹی بھی کھٹادی گئی ہے۔

41 مثال کے طور پر ستمبر 2015ء میں حکومت نے پیٹرول کی فی لیٹر قیمت 3 روپے کھٹادی ہے جبکہ پیٹرول پر جی ایس ٹی کی شرح 20 فیصد سے بڑھا کر 25.5 فیصد کر دی ہے۔

42 حکومت پاکستان نے 14 جولائی 2015ء کے اعلامیہ ایس آر او 677 (1) 2015 کے تحت رہائشی صارفین کے لیے بجلی کے نرخ بڑھا دیے ہیں۔ مل کا تنجید لگانے کا طریقہ کار بھی بدل دیا گیا ہے، اب صرف ایک پچھلے درجے (slab) کا فائدہ ملے گا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے <http://www.ke.com.pk/customer-services/tariff-structure/>

43 تفصیل اس لنک سے لی جاسکتی ہے <http://www.ogra.org.pk/images/data/downloads/1441041000.pdf>

44 گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس، بعض اہم منصوبوں کی مالکاری کے لیے وضع کیا گیا تھا مثلاً ایران پاکستان پائپ لائن (آئی پی) ہرکمانستان افغانستان پاکستان بھارت (تانی) پائپ لائن منصوبہ، ایل این جی اور دیگر متعلقہ منصوبے۔ اس کے طریقہ کار پر مقدمہ بازی ہونے سے حکومت کے لیے اس کی وصولی مشکل ہو گئی ہے۔ حال میں جون 2015ء میں حکومت نے جی آئی ڈی سی ایکٹ کے ذریعے قانونی تحفظ حاصل کیا ہے (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تیسرا باب تانائی)۔

45 اشاریہ کر ایہ مکان کا وزن صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں 29.4 فیصد ہوتا ہے۔ یہ اشاریہ ملک کے بڑے شہری مراکز میں مکان کے کرائے کے سہ ماہی سروے استعمال کر کے معلوم کیا جاتا ہے اور یہ ملک میں مکانات کی مجموعی قیمتوں پر نمایاں طور پر انحصار کرتا ہے۔ منقولی خواہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسن وامان کی بہتر صورت حال اور کم شرح سود کے ماحول کے سبب مکانات کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ چنانچہ مکانات کے کرائے میں اضافے کی توقع ہے۔

46 نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اشاریہ کسی ملک کی کسی کی نسبت قدر کو تجارت میں استعمال ہونے والی دوسری بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں ناپتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے تیار کردہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اشاریہ میں امریکہ اور چین کے تجارتی اوزان بالترتیب 19.5 اور 13.99 فیصد ہیں۔

47 ماخذ: مارک ٹومارک بازر قدر چینی، شرح مبادلہ کے اعداد و شمار، اسٹیٹ بینک آف پاکستان